سوال

(190)چودہویں سوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چودہویں :

تِلكَ أُمَّةٌ قَد خَلَت لَها ما كَسَبَت وَلَكُم ما كَسَبتُم وَلا تُسـَٔلونَ عَمّا كانوا يَعمَلونَ ١٤١ ... سورة البقرة

یہ جماعت گزر چکی ان کے لئے وہ جو انہوں نے کیا (یعنی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے) اور تمہارے لئے وہ جو تم نے کیا اور وہ جو عمل کرتے تھے ان کی پرسش تم سے نہیں ہوگی۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس آیت کا مقصود یہ ہے کہ ہر انسان کو اس کے اپنے عمل کی جزادی جائے گی کسی دوسرے کے عمل کے بارے میں اس سے پرسش ہوگی نہ کسی دوسرے سے اس کے بارے میں سوال ہوگا جیساکہ دوسری آیت میں اس طرح فرمایا''

كُلُّ امرِئٍ بِما كَسَبَ رَهينٌ ٢١ ... سورة الطور

ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے۔ نیز فرمایا :

وَلا تَزِرُ وازِرَةٌ وِزرَ أُخرىٰ ١٦٤ ... سورة الانعام

اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا''۔ لہذا ہر شخص کو خیر کے کمانے اور شر سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہیے اور اسے یہ نہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو کسی غیر سے متعلق کرکے اس پر فخر کرے یا اس کی قرابت یا صلہ رحمی یا دنیا میں اس کی تعظیم کرنے کی وجہ سے امید کر بیٹھے کہ وہ قیامت کے دن کے عذاب سے نجات پالے گا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ امت ماضیہ کے عموم میں داخل ہیں لیکن کتاوسنت کے دلائل سے ان کی یہ تخصیص ثابت ہوچکی ہے کہ انہیں آسمانوں پر زندہ اٹھالیا گیا وہ اب تک زندہ موجود ہیں اور آخر زمانہ میں نازل ہوں گے جیساکہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے اور یہ اسلامی شریعت کا مشہور معروف اصول ہے کہ نصوص خاصہ کی روشنی میں نصوص عامہ کی تخصیص کر

دی جاتی ہے چنانچہ ان نصوص خاصہ میں سے ایک نص یہ بھی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38